سلسلہ ۲۰۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزاد اسلامی ملک میں

اہل بصیرت اور اصحاب غیرت کی ذمہ داری

سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

حمد و صلوٰۃ کے بعد

حضرات : میں اپنی گفتگو کا آغاز مشہور صحابی فاتح مصر، حضرت سیدنا عمرو بن العاص کے ایک جملے سے کروں گا جو بڑا حکیمانہ اور سبق آموز ہے اس سے ہر مسلم معاشرہ اور خطہ کو فائدہ اٹھانا چاہئے ، مصر جب فتح ہوا اور حضرت عمرو بن عاصؓ نے اس کو خلافت راشدہ کی قلمرو میں شامل کیا اس وقت اس بات کے سارے قرائن موجود تھے کہ مصر مسلمانوں کے قبضے میں رہے گا قبطی سلطنت دم توڑ چکی تھی اور ملک میں مقابلے کی کوئی طاقت باقی نہیں رہ گئی تھی خلافت راشدہ کے مرکز مدینہ طیبہ سے اور جزیرۃ العرب سے اس کا جو جغرافیائی قرب تھا وہ بھی اس بات کی ضمانت تھا کہ مصر کی پوری طور پر نگرانی کی جا سکے گی اور وہاں

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں اور اسلام کا مستقبل محفوظ رہے گا۔ تاریخ کی شہادت ہے کہ جن ممالک کو صحابہ کرام نے فتح کیا وہ ممالک اب بھی کسی نہ کسی طرح اسلام کے زیر سایہ ہیں اس کے خلاف ایسی نظیریں ملتی ہیں کہ جن ممالک کو بعد کے فاتحین نے فتح کیا اور جن فاتح لشکروں میں صحابہ کرام شامل نہیں تھے وہ اسلام کے سایہ رحمت سے محروم ہو گئے ایسے کئی ممالک کی مثالیں دی جا سکتی ہیں جن میں بہت مستحکم مسلم سلطنتوں کی بنیاد رکھی گئی تھی لیکن چند صدیوں کے بعد وہ اسلامی قلمرو سے خارج ہو گئے لیکن جہاں تک میرا مطالعہ ہے ایسے ممالک جو براہ راست صحابہ کرام کے ذریعے سے فتح ہوئے تھے وہ کلی طور پر اسلام کی دولت سے محروم نہیں ہوئے حضرت عمرو بن عاص ؓ کے لئے اس بات کو باور کرنے اور اس بارے میں اطمینان حاصل کرنے کے سارے آثار و قرائن موجود تھے ، کہ مصر میں کسی بڑے انقلاب کا اندیشہ نہیں ہے مصر فتح ہو چکا تھا اور صحابہ کرام اور مسلمانوں کے قدم جم چکے تھے مساجد تعمیر ہو رہی تھیں اور مصر کی وہ بازنطینی سلطنت (Byzantine Empire) جس کا آخری فرماں روا ہرقل تھا، دنیا سے رخصت ہو چکا تھا، اس لئے یہ واقعہ

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت عمرؓ کے زمانہ کا ہے اور اس سلطنت بازنطینہ کے مقبوضات جن میں شام و فلسطین کا علاقہ بھی تھا اسلام کے زیر سایہ آچکے تھے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے صحبت نبوی ؐ کی برکت سے حضرت عمرو بن عاص ؓ کو جو فراست ایمانی عطا کی تھی جس کا کچھ نہ کچھ حصہ مومن کو مل سکتا ہے اتقوا فراستہ المومن فانہ ینظر بنوراللّٰہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ہوشیار رہنا اس لئے کہ اس کو اللہ کے نور کی مدد حاصل ہے اس کی بصارت کے ساتھ ایک خدا داد بصیرت بھی شامل ہوتی ہے حضرت عمرو بن عاص ؓ نے فراست ایمان کی وجہ سے ایک جملہ کہا جس کو تاریخ نے انہی کے لفظوں میں محفوظ کر لیا ہے اور وہ جملہ ایسا ہے کہ اگر کوئی مجھ سے کہے کہ آیت الکرسی اور متبرک آیات قرآنی کے علاوہ کوئی ایسا رہنما جملہ یا عبارت بتائیے جو خوشخط لکھ کر ہر پڑھے لکھے مسلمان کے گھر میں آویزاں کیا جائے تو میں اسی جملے کا مشورہ دوں گا۔ حضرت عمرو بن عاص ؓ نے مصر کی فتح مکمل ہو جانے کے بعد جب قدیم مصر میں سب سے بڑی مسجد (فسطاط کے نام) سے تعمیر ہو گئی تھی، اور پورا شہر

www.abulhasanalinadwi.org

اسی نام سے آباد ہو گیا تھا، صحابہ کرامؓ نے متعدد جلیل القدر صحابہؓ جن کا نام حدیث میں آتا ہے وہاں مقیم ہو گئے تو اس وقت انہوں نے ایک جملہ اسلامی لشکر کو اور وہاں بسنے والے مسلمانوں کو مخاطب ہو کر کہا تھا میں اس جملہ سے آغاز کرتا ہوں دیواروں پر تختی آویزاں کرنے کا تجربہ کچھ زیادہ ہمت افزاں نہیں ہے اس لئے کہ بار بار دیکھنے سے اہمیت جاتی رہتی ہے اکثر اوقات نظر بھی نہیں اٹھتی اگر امکان ہوتا تو میں کہتا کہ لوح دل پر نقش کر لیں، انہوں نے فرمایا کہ اس بات کو کبھی نہ بھولنا کہ انتم فی رباط دائم لکثرۃ الاعداء حولکم ولتشوف القلوب الیکم۔ تم ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا کہ تم محاذ جنگ پر ہو اور اسلامی سرحد کے محافظ ہو اس لئے کہ دشمنوں کی نگاہیں تم پر لگی ہوئی ہیں اور ان کے دل تمہارے خیال سے خالی نہیں ہوئے خیال کیجئے کہ مصر فتح ہو گیا ہے فرعونی سلطنت اور مسیحی آثار مٹا دئے گئے ہیں ملک میں اسلامی قانون نافذ ہے تیزی سے مسجدیں بن رہی ہیں صحابہ کرامؓ آباد ہو رہے ہیں اسلام میں داخل ہونے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور جاری رہے گا سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام قبول کر رہے

www.abulhasanalinadwi.org

تھے بڑی بات یہ کہ عربی زبان اختیار کر رہے تھے ایسا کم ملکوں میں ہوا وہاں کے باشندوں نے اپنی ترقی یافتہ زبان چھوڑ کر عربی زبان اختیار کر لی ہو اور پھر قدیم زبان بالکل مٹ گئی ہو یہ بھی صحابہ کرامؓ کی خصوصیت ہے کہ انھوں نے مصر کو فتح کیا اور اس کی زبان عربی ہو گئی رسم الخط عربی ہو گیا شام کا علاقہ فتح کیا تو اس کی زبان پہلے جو کچھ رہی ہو سریانی یا عبرانی سب ختم ہو گئی وہاں کے عیسائیوں نے بھی عربی زبان اختیار کر لی اور اس میں کمال پیدا کرنے لگے۔

بہت سے قرآنی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کا ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے رباط کا ترجمہ بھی کسی مفرد لفظ سے کر دینا بھی مشکل ہے ناکہ بندی سرحد کی حفاظت کسی کام میں مسلسل منہمک رہنا یہ سب رباط کے مفہوم میں آتا ہے، چنانچہ مسجد میں ایک نماز کے بعد جو دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے اس کے لئے بھی فذالکم الرباط فذلکم الرباط کے الفاظ آئے ہیں رباط کے لفظ میں عسکری و جسمانی طور پر اور اس کے ساتھ معنوی، ذہنی اور فکری طور پر بھی ہمیشہ چوکنا رہنے کا مفہوم آجاتا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو احساس دلایا کہ قدیم آبادی

www.abulhasanalinadwi.org

کسی وقت بھی جب اہرام مصر کو دیکھے گی جو فراعنہ نے بنائے تھے، جب وہ اس ملک کی سرسبزی و شادابی دیکھے گی تو اس کو یاد آئے گا کہ یہاں ہماری سلطنت تھی تو تم اس سے غافل نہ رہنا پھر تم بتیس دانتوں میں ایک زبان ہو سارا براعظم افریقہ (اس وقت شمالی پٹی فتح نہیں ہوئی تھی) پڑا ہوا ہے اس میں ایک مصر ہی ایسا ملک ہے جو اسلام کے قبضے میں آیا ہے گویا اس وسیع براعظم میں اسلام کو محفوظ رکھنا مشکوک ہے مسلمانوں کو آزاد مسلم ممالک میں بھی ہمیشہ اس وصیت پر عمل کرنا چاہئے اور اپنے اندر مرابطاہ کیفیت پیدا کرنی چاہئے اور قائم رکھنی چاہئے کہ وہ ان سب چیزوں سے بچیں جو غفلت پیدا کرنے والی ہیں جو دشمن کو موقع دینے والی ہیں۔

فتنے صرف خارجی نہیں ہوتے، داخلی بھی ہوتے ہیں اور داخلی فتنے بعض اوقات خارجی فتنوں سے زیادہ خطرناک اور دور رس نتائج رکھتے ہیں۔ مثلاً آپس کا اختلاف آپ سب کو معلوم ہے کہ اسپین کا ملک جو مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلا وہ کسی خارجی حملہ سے نہیں نکلا اس لئے کہ تاریخ میں فرانس کا حملہ کرنا یا اس کے ہمسایہ ممالک جرمنی وغیرہ کے حملہ کا کہیں ذکر نہیں آتا

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمان اندر سے خود سمٹنے اور بکھرنے لگے تھے لیکن حجازیوں ، یمنیوں ، عدنانیوں اور قحطانیوں کی آویزش چچا اور بھتیجے کے تخت و تاج کے لئے نبرد آزمائی اصل فتنہ تھا اس کے علاوہ ایک اور فتنہ جو اندلس کے زوال کا باعث ہوا وہ یہ کہ انہوں نے ساری توجہ تعمیرات اور فنون لطیفہ پر مرکوز کر دی، الزہراء اور قلعہ الحمرا کی زیب و زینت اور نفاست خواب و خیال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اس طرح شاعری پر اور ادبی موشگافیوں پر اپنی طاقت مرکوز کر دی ۔ خود وہاں کی آبادی کو اسلام سے مانوس کرنے کا کام اور اس کو اسلام کے دائرہ میں لانے کا کام نہیں کیا۔ اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک یعنی شمال کی طرف بڑھنے کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوئی۔ وہ اپنی سلطنت کو مستحکم کرتے رہے اور اس حقیقت کو بھول گئے جو حضرت عمرو بن عاص ؓ کے اس مختصر جملے میں نظر آتی ہے کہ تمہارے چاروں طرف غیر اسلام کا سمندر پھیلا ہوا ہے اس لئے تمہیں اطمینان نہیں کرنا چاہئے کہ یہ سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ محفوظ رہے گا اور یہاں اس کی موجیں نہیں پہنچیں گی انہوں نے شمال کی طرف بڑھنے کی کوشش نہیں کی جب ان پر دباؤ پڑا تو جنوب کی طرف ہٹتے چلے

www.abulhasanalinadwi.org

گئے یہاں تک کہ ابنائے جبل الطارق تک پہنچ گئے اور وہاں سے ایک جھٹکے میں وہ مغرب اقصی (مراکش) پہنچ گئے۔

اندرونی کمزوریاں جب کسی ملک میں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس کو گھن کی طرح کھاتی ہیں جیسے دیمک برگد یا رولی کے درخت کو چاٹ جاتی ہے، وہ کھڑے رہتے ہیں اور دور سے نظر آتے ہیں پوری پوری باراتیں ان کے نیچے ٹھہرتی ہیں لیکن دیمک ان کو اندر اندر سے چاٹ چکی ہوتی ہے اس کے نتیجے میں وہاں کے ایک جھونکے سے یہ کوہ پیکر درخت زمین پر آجاتے ہیں حضرت عمرو بن عاص ؓ کی یہ وصیت سارے مسلم ممالک کو چھوٹے ملکوں کو بھی بڑے ملکوں کو بھی یہاں تک کہ بلاد مقدسہ جزیرۃ العرب کو بھی حرز جان بنانی چاہئے کہ "انتم فی رباط دائم" تمہاری پہرہ داری اور تمہاری بیداری کی کوئی حدونہایت نہیں، تم کبھی اس سے فارغ البال نہ ہونا، کہنے والے نے سچ کہا ہے کہ ؂

مکتب عشق کا دیکھا یہ نرالا دستور
اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

حقیقت میں امت اسلامیہ کے لئے چھٹی ہے ہی نہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

امت اسلامیہ کے سپرد جو کام کیا گیا اس کی جو مشکلات ہیں اس میں چھٹی کا کوئی جواز ہی نہیں کوئی یہ سمجھے کہ ہم چھٹی پر ہیں تو یہ سمجھنا صحیح ہی نہیں چھٹی کا ایک تو وقت ہوتا ہے اور ایک ذہن ہوتا ہے چھٹی والی ذہنیت فراغت سے زیادہ خطرناک ہے یعنی یہ تخیل کہ ہم پر اس وقت کوئی بڑی ذمہ داری نہیں ہے ، ہم اس وقت کسی ایسے نازک مقام پر کھڑے ہوئے نہیں ہیں یہ چھٹی منانے ، اپنے کو چھٹی پر سمجھنے کی ذہنیت زیادہ خطرناک ہے یہاں تک کہ اگر کوئی مہم میں مشغول ہے ، لیکن سمجھ رہا ہے کہ یہ محض خانہ پری ہے ، اس کام کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے تو یہ رویہ سخت مضر ہے تاریخ میں آپ دیکھیں گے کہ جہاں اسلام کا زوال ہوا ہے وہاں یہ ذہنیت پیدا ہوئی ہے یعنی راحت پسندی، آرام طلبی اور محنت سے فائدہ اٹھانے کا مزاج یعنی محنت ہو چکی اب محنت سے فائدہ اٹھانے کا وقت آیا ہے صحابہ کرام میں آخر تک یہ بات پیدا نہیں ہوئی تھی ہر وقت وہ تیار رہتے تھے جب ان کو محاذ پر بلایا جائے گا چلے جائیں گے اور وہاں بھی رہ کر وہ محتاط اور بیدار زندگی گذارتے تھے یہ بعد کی چیز ہے کہ مسلمان قومیں کس طرح مطمئن ہو گئیں اس کو قرآن مجید

www.abulhasanalinadwi.org

اخلاد کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے۔ اخلد الی الرض واتبع هواه" کہ زمین سے لگ گیا، وہ اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑے یہ ذہنیت مسلم اقوام کے لئے سخت خطرناک ہے ہم نے کام کر لیا بس آرام کرنے کی ضرورت ہے اپنی محنت سے فائدہ اٹھانے کا وقت ہے بچوں اور بچیوں کی شادیاں ایسے طریقے سے کرو کہ لوگوں پر ثابت ہو کہ خدا نے ہم کو بہت کچھ دیا ہے، پوری عمر محنت کرنے کی نہیں ہوتی، اب آرام کا وقت آیا ہے یہ امت اسلامیہ اور کسی ایسے ملک کے حق میں جو بیرونی اور اندرونی خطرات سے ہر وقت دو چار ہو سم قاتل ہے، اس کے لئے خود کشی کے مترادف ہے۔

حضرات! میں دیکھ رہا ہوں کہ بے پردگی یہاں بہت عام ہے۔ ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان میں زیادہ بے پردگی ہے شادیوں میں اسراف بہت زیادہ ہے معیار اتنا بلند ہو گیا ہے اور شادی کے سلسلہ میں اتنی مشکلات پیدا کر دی گئی ہیں کہ اس سے بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں گی۔ دولت کا بے جا خرچ اپنی عظمت یا اہمیت کا اظہار، معیار زندگی کی روزافزوں ترقی، ضروریات کی فہرست میں مسلسل اضافہ اور ان کو ضرورت

www.abulhasanalinadwi.org

و شرط زندگی سمجھ لینا یہی وہ خرابیاں ہیں جنہوں نے ایرانی و رومی تمدن کو عذاب جان بنا دیا تھا فرش بہار کی تفصیل مولانا شبلی کی "الفاروق" یا مولانا عبدالحکیم شرر کی "تاریخ اسلام" پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں الف لیلہ کی کہانی ہے یہ سب چیزیں تمدن کی غیر معتدل ترقی کا نتیجہ ہوتی ہے جو اسلامی اصولوں سے آزاد ہو جائے آپ دیکھیں گے کہ زیادہ تر قوموں کا زوال ان کے تمدن کی خرابی سے ہوا ہے آپ لیکی کی "تاریخ اخلاق یورپ" (History of Europeon Morals) کا مطالعہ کریں آپ دیکھیں گے کہ روم کا تمدن کتنا مسخ ہو گیا تھا، کتنا غیر فطری ہو گیا تھا اس سے بچنے کی بڑی کوشش کی ضرورت ہے ۔

آپ حضرات اللہ کے فضل سے اپنا اپنا حلقہ رکھتے ہیں، اس سلسلہ میں عملی مثالوں کی سب سے پہلی ضرورت ہے اور ان عملی نمونوں کے اظہار کی ضرورت ہے ۔

"ان تبدو الصدقات فنعماً هی وان تخفوها
وتو تؤها الفقراء فهو خیرلکم"۔

(اگر تم خیرات علانیہ طریقہ پر دو تو وہ خوب ہی ہے اور اگر

www.abulhasanalinadwi.org

پوشیدہ دو اور اہل حاجت کو عطا کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے لوگوں کے سامنے یہ مثالیں آنی چاہئیں، فلاں بڑے آدمی نے اپنے بیٹے کی شادی ایسی سادگی سے کی، ہمارے یہاں ہندوستان میں ایسی مثالیں ہیں، تقریبات میں طریقہ سنت اور اسوہ صحابہ کو زندہ کرنا چاہئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ رمضان المبارک کی پوری راتوں کا جاگنا آسان ہے، اور اس میں بڑی لذّت ہے، لیکن ایسی کوئی مثال قائم کرنا اس سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ آپ روزے رکھوا لیجئے، آپ شب بیداری کروا لیجئے، آپ ہر سال حج کروا لیجئے، ایسے بہت سے بھائی ہیں جو ہر سال حج کو جاتے ہیں، لیکن اگر ان سے یہ کہا جائے کہ ایک لڑکے کی شادی آپ شریعت کے مطابق کر لیجئے، تو نہیں کریں گے۔ یہ کیا ہے؟ یہ نفس کی ایک لذّت اور ذائقہ ہے۔ امام غزالی نے جو بڑے حکیم تھے لکھا ہے کہ ایک صاحب اپنے شیخ کے پاس گئے، جن کے وہ معتقد تھے، انہوں نے کہا کہ حضرت! میرا حج کا ارادہ ہے شیخ جانتے تھے کہ وہ حج کا فرض ادا کر چکے ہیں، انہوں نے کہا حج کو کیوں جا رہے ہو؟ کیا نیت ہے، کیا مقصد ہے؟ انہوں نے کہا

www.abulhasanalinadwi.org

ثواب کی نیت ہے ۔ شیخ نے کہا کہ اگر ثواب کا دوسرا راستہ تمہیں بتاؤں تو قبول کرو گے ؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ ثواب ہی مقصود ہے شیخ نے کہا دیکھو کئی لڑکیاں ایسی بیٹھی ہوئیں جن کی شادیاں اس لئے نہیں ہو رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ کے پاس کچھ نہیں ہے تم نے حج کے لئے جو رقم معیّن کی ہے اس میں سے کچھ ان کو دے دو کئی آدمی ایسے ہیں جو اتنے مقروض ہیں کہ غیرت کے مارے گھر سے نہیں نکلتے تم ان کا قرض ادا کر دو کئی مریض ایسے ہیں جن کے پاس دوا علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں تم ان کو کچھ رقم دے دو تھوڑی دیر وہ ٹھہرے کہنے لگے حضرت حج ہی کا بڑا شوق ہو رہا ہے حکیم اور ماہر نفسیات شیخ نے فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ سیاحی کا شوق ہے ہوا خوری کو جی چاہ رہا ہے اس زمانے میں کئی ملکوں میں سے گذر کر جانا پڑتا ہے یہاں یہ چیز خریدی وہاں وہ چیز خریدی پورا قافلہ ہے اور بڑی دلچسپی سے وقت گذر رہا ہے یہ وقت آسان ہے آپ عبادت کروا لیجئے ذکر کروا لیجئے نفلی حج کروا لیجئے لیکن اگر یہ کہئے کہ سنت کے مطابق کوئی ایسا کام کیجئے کہ جس سے سب کی نگاہیں اٹھ جائیں اور وہ آپ کی تقلید کریں تو گریز

www.abulhasanalinadwi.org

کیا جاتا ہے تو لوگ یہ نہ کہیں کہ شاید اس کے پاس پیسہ نہیں رہا کہ اس لیے یہ ایسا کر رہے ہیں معاشرے کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے معاشرہ بڑی اہم چیز ہے حکومتیں بھی جس زمین پر قائم ہوتی ہیں وہ زمین معاشرہ کی زمین ہے اسلامی اخلاق اور اسلامی زندگی کی زمین ہے جب اسلامی معاشرہ نہیں تو پھر کسی چیز کا اعتبار نہیں۔

آپ "انتم فی رباط دائم" کو دستور العمل بنا لیں۔ آپ ایک اہم محاذ پر کھڑے ہوئے ہیں کہ آپ کو ہمیشہ چوکنا رہنا چاہئے پلک جھپکی اور میدان کا نقشہ بدل دیا اس لئے پلک جھپکنے اور سو جانے کی کوئی گنجائش نہیں یہاں متعدد شخصیتیں ایسی موجود ہیں جو اللہ کے فضل سے ملک کی ممتاز ترین شخصیتیں ہیں صف اول کے لوگ ہیں وہ بدعات جو عبادات میں شامل ہو گئیں ہیں۔ ان کے خلاف اللہ کے فضل سے بہت کام ہوا ہے ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، میں اس کی ضرورت کا انکار اور اس کی اہمیت کی تحقیر نہیں کرتا بغیر اس کو کم کئے ہمارے معاشرے میں جو بدعات ہیں، جو مغربی بدعات یا ہندوانہ اثرات شامل ہو گئے ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں اس کے لئے

خطبات، تنظیمی دورے ، صحافتی مہم، ریڈیو اور ابلاغ عامہ کے ذریعہ سب استعمال کئے جائیں لور امید ہے کہ اس میں ذمہ دار حلقے بھی آپ کی مدد کریں گے ۔ پورے ملک میں معلوم ہوا کہ ایک عظیم تحریک چلی ہے ایک زبردست مہم جاری ہے یہ کام سال دو سال چار سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت کے لئے جاری رہنا چاہئے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور میں بھی کسی درجہ میں اس کے اجر میں شامل ہو جاؤں۔

بشکریہ ماہنامہ الحسن

جون ۱۹۹۵ء

www.abulhasanalinadwi.org

سفر میں ذکر کی فضیلت

○ جو شخص اپنے سفر میں تنہائی کے وقت اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کا ہمسفر فرما دیتے ہیں اور جو شعر و شاعری وغیرہ لغویات میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں۔ (حصن حصین)۔

○ احمد کی حدیث کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "سُبْحَانَ اللّٰہِ" "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کیساتھ متوجہ ہوگا اور اس کے فعل پر اللہ تعالیٰ بہت ہی راضی ہوتا ہے۔

○ حصن حصین میں ہے جب سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہے اور یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو کر دیا (ورنہ) ہم اس کو اپنے قابو میں نہیں لاسکتے تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کے پاس ضرور لوٹ کر جائیں گے)۔

○ بلندی پر چڑھے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" اور جب اوپر سے نیچے اترے (یعنی اونچائی سے) تو "سُبْحَانَ اللّٰہِ" جب کسی وادی یا (کھلے میدان) میں پہنچے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے (حادثہ وغیرہ) تو فوراً "بِسْمِ اللّٰہِ" کہے "کیا پتہ کون سا لمحہ آخری ہو"

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰
القادر پرنٹنگ پریس فون : ۷۷۲۳۷۴۸

www.abulhasanalinadwi.org